Heroes who fulfill their personal sense of destiny

سورما جو اپنی شخصی رویا کو پایہء تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

CHRISTIAN WARRIOR

GARRISON

August 2011

مسیحی جنگجو

قلعہ بند فوج

اگست 2011ء

مصنف: پاسٹر جین کننگھم

سٹڈی بک: کرسچن واریئر

مترجم: پاسٹر پرویز رحمت مسیح

Email:gracebiblechurchpakistan@gmail.com

www.gbcpakistan.org

مسیحی جنگجُو

فہرست

پیش لفظ

سرگرمیاں 1

فوجی بھرتی 2

مشق 3

احکامات 4

قلعہ بند فوج 5

جماعت کی تشکیل 6

جنگ کی تفصیلات 7

کھڑے ہونا 8

جنگی حکمتِ عملی 9

مخبر سکاؤٹ 10

پیش قدمی کی ہدایت 11

سورما 12

فتح 13

جنگ کا اختتام 14

5۔قلعہ بند فوج

لازم ہے کہ جنگ کے دوران فوج کے پاس محفوظ اور مسلح سہولیات سے بھرپور احاطے ہوں جہاں سپاہیوں کو تربیت ملے اور وہ جنگ کی شدت کے لئے تیار ہو سکیں یا وہاں آرام کر سکیں۔ سپاہیوں کو قلعہ بند جگہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ قلعہ بند کے لئے یونانی لفظ Phroureo سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ''محافظت قائم کرنا''۔

مسیحی سپاہی کی حیثیت سے آپ کو بھی قلعہ بندی کی ضرورت ہے۔ آپ مخالفت کے ماحول میں رہتے ہیں؛ آپ Kosmos diabolicus یعنی ابلیس کی دنیا میں رہتے ہیں۔ آپ دشمن کا سامنا کرنے کیلئے تیاری کرنے کہاں جاتے ہیں؟ آپ زندگی کے زخموں کے علاج کے لئے واپس کس مقام پر جاتے ہیں؟ محفوظ قلعہ تعمیر کرنے کے لئے واحد جگہ آپ کی اپنی جان ہے۔ فلپیوں 4 باب میں پولس رسول جو کہ اعلیٰ جنرل، جسے خدائے پاک روح نے خود بطور رسول متحرک کیا، وہ محفوظ قلعہ کی تعمیر کے لئے پانچ احکامات جاری کرتا ہے۔

پہلا حکم

''خداوند میں ہمیشہ خوش رہو، پھر کہتا ہوں کہ خوش رہو'' (فلپیوں 4:4)

پولس کا پہلا حکم ہے ''خوش رہو''۔ یہ یونانی فعل Chairo ''کائرو'' کیلئے زمانہ حال کا حکمیہ جملہ ہے۔ فعل زمانہ حال ہمیں بتاتا ہے کہ یہ ایسا کام ہے جو ہمیں ہمیشہ کرتے رہنا ہے، یعنی ایسی بات جو ہماری زندگیوں میں عادت بن جائے۔ پولس ہم سے یہ نہیں پوچھ رہا کہ آیا ہم خوشی محسوس کرتے ہیں۔ وہ ہمیں بلا سوچے سمجھے خوش رہنے کے لئے نہیں کہہ رہا۔ وہ کہہ رہا ہے کہ ہم آنکھیں کھولیں، اور دیکھیں کہ دنیا

حقیقت میں کیا ہے، اور جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اس کے باوجود خوش رہیں۔

یہ بات انسانی خوشی کے نظریہ سے بالکل متضاد ہے۔انسانی خوشی کی بنیاد حالات پر ہوتی ہے۔لوگ اُس وقت خوش ہوتے ہیں جب ہر کام اُن کی مرضی کے مطابق چل رہا ہو،لیکن جب سب کچھ اُن کی مرضی کے مطابق نہ ہو تو وہ مزید خوش نہیں ہوتے۔تاہم، اپنے جوش اور رسالتی اختیار سے بھرپور پولس رسول نہ صرف خوش رہنے کا حکم دیتا ہے بلکہ کہتا ہے کہ خوش رہنا ہماری زندگی کا انداز بن جانا چاہیئے۔

جملے کا عملی انداز یہ معنی رکھتا ہے کہ ہمیں رضا کارانہ فیصلہ کرنا ضرور ہے۔ہمیں خوش رہنے کا انتخاب کرنا لازم ہے۔خوشی کا معاملہ ہمارے اردگرد واقع ہونے والے کاموں سے نہیں ہے کہ ہم اُن پر کیسا ردِعمل ظاہر کرتے ہیں بلکہ یہ ہمارے ذہنی رویّوں کا معاملہ ہے۔

جملے کا حکمیہ انداز اشارہ کرتا ہے کہ یہ حکم آخر کار خداوند کی طرف سے جاری ہو رہا ہے۔ہم جانتے ہیں کہ خدا ہمیں کسی ناممکن کام کا حکم نہیں دیتا۔نہایت عجیب بات یہ ہے کہ بائبل مقدس ہمیں اچھی ذہنی صحت مندی کا حکم دیتی ہے،تا کہ ہمارا مضبوط، مستحکم اور صحت مند مزاج ہو۔بائبل مقدس میں ہمیں کسی جگہ جسمانی صحت مندی کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ کئی مقامات پر ہمیں بتایا گیا ہے کہ مضبوط ذہنی رویہ اور زندگی کا مقابلہ کرنے کی لیاقت رکھیں۔

یاد رکھیں کہ یہ باتیں لکھنے والا شخص رومی قید خانہ میں ہے اور اُسے ایک سپاہی کے ساتھ زنجیر میں باندھ کر رکھا گیا۔وہ آزاد کو لوگوں کی ایک جماعت کو لکھتا ہے اور انہیں حکم دیتا ہے کہ اپنی بابت پشیمانی کا احساس ترک کر دیں، اپنی ذاتی انا چھوڑ دیں

اور اُس بات کو تسلیم کرنا شروع کر دیں جو انہیں خداوند یسوع مسیح میں حاصل ہے۔

لوگ یہ سُننا پسند کرتے ہیں کہ وہ کیوں خوش نہیں ہیں۔ جب ہم دباؤ میں ہوتے یا تکلیف میں ہوتے ہیں تو اس کی کچھ وجوہات ہوتی ہیں۔ اُن وجوہات میں سے ایک یہ ہے کہ ہم دشمنی کے ماحول......یعنی دشمن کی دنیا میں رہتے ہیں۔ تاہم، ناخوش رہنے کی بہت سی وجوہات تو ہوسکتی ہیں مگر اس کا کوئی بہانہ یا عذر نہیں ہوتا۔ ہم یہ کہنے کے لائق ہونا چاہتے ہیں کہ "ٹھیک ہے، میں فلاں فلاں حالات میں خوش رہوں گا اور شادمانی پاؤں گا۔" پولس ہمیں ایسا کرنے کی بنیاد فراہم نہیں کرتا۔ اگر آپ ایک ناخوش ایماندار ہیں تو اس کی صرف ایک ہی تشریح ہوسکتی ہے: آپ خدا کے فضل کے دائرہ میں نہیں ہیں۔

غور کریں، پولس یہ نہیں کہتا کہ "یہ کرو اور وہ کرو تب تم خوش ہو گے۔" وہ اُس پرانے طریقے سے شروع کرتا ہے جس سے زیادہ تر لوگ سیکھنا پسند کرتے ہیں۔ اِس موضوع پر لکھی گئی زیادہ تر کتابیں آپ کو مرحلہ وار اقدام بتاتی ہیں۔ وہ آپ کو بتاتی ہیں کہ پہلے یہ قدم، پھر دوسرا، پھر تیسرا، پھر امید ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ اِن اقدامات سے آپ خوش ہو جائیں گے۔ یہ عمومی انداز سے ہٹ کر شروع کرنے والی بات ہے۔ پولس بالکل ٹھیک طرح سے آغاز کرتا ہے: وہ کہہ رہا ہے، "آپ جہاں کہیں بھی ہیں، بغیر کسی تبدیلی کے، بغیر حالات میں منتقل ہوئے، آپ خدا کے فضل سے لطف اندوز ہونے کا فیصلہ کریں اور پھر جو کچھ آپ کی زندگی میں ہوگا آپ اُس سے حیران رہ جائیں گے۔"

لہٰذا، ہم اس حکم کی تعمیل کس طرح کر سکتے ہیں جو کہ زندگی کے لئے بہت ہی اہم

ہے؟اوّل،ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ بائبل مقدس خوشی اورشادمانی کی بابت کیا کہتی ہے:

1۔شادمانی نجات کے وقت شروع ہوتی ہے۔

جب آپ خداوند یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں،تو آپ ایسی شادمانی پاتے ہیں جس کا ذکر داوٗد نے زبور 12:51 میں کیا ہے۔یہ وہی خوشی ہے جس کا ذکر پولس رسول نے فلپیوں 25:1 اور 1:3 میں کیا ہے۔آپ خداوند یسوع مسیح کے ساتھ تعلق کی وجہ سے خوش ہونے کے لائق ہوتے ہیں(مزید دیکھئے رومیوں 13:15)۔

2۔خوشی پاک روح کے وسیلہ پیدا ہوتی ہے جو ہمارے اندر بستا ہے۔

خوشی پیدا کرنا ایماندار کا کام نہیں ہے۔گلتیوں 22:5 میں پولس ہمیں بتاتا ہے کہ روح کا پھل محبت،خوشی اور اطمینان ہے۔صرف خدا کا روح ہی آپ کو خوشی دے سکتا ہے(مزید دیکھیں رومیوں 17:14)۔

3۔خدا کے ساتھ رفاقت قائم رکھ کر ہماری خوشی برقرار رہتی ہے

یسوع نے(اُس کے ساتھ رفاقت میں قائم رہنے کے اپنے حکم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے)یوحنا 11:15 میں کہا تھا کہ ”میں نے یہ باتیں اس لئے تم سے کہی ہیں کہ میری خوشی تم میں ہو اور تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔“(مزید دیکھیں 1 یوحنا 4-3:1)۔

4۔خوشی کی بنیاد زندگی کو الٰہی تناظر سے دیکھنے پر ہے

جب آپ زندگی کو خدا کے زاویہ نگاہ سے دیکھتے ہیں تو آپ کو اُن حالات میں خوشی ملتی ہے جن کی بابت لوگ کہتے ہیں کہ آپ ایسے حالات میں خوشی حاصل نہیں کر

سکتے تھے۔یسوع مسیح نے راہِ صلیب پر کس طرح کا رویہ یا مزاج رکھا تھا؟عبرانیوں 2:12 کہتی ہے کہ یہ "خوشی" کا رویہ تھا۔جب یسوع کے شاگرد بالا خانہ میں اُن باتوں کے خوف سے پریشان تھے جو اُس نے انہیں بتائی تھیں کہ ہونے والی ہیں، تو یسوع نے کہا"اگر تم مجھ سے محبت رکھتے تو اس بات سے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں خوش ہوتے......"(یوحنا28:14)۔

5۔خوشی متاثر کُن ہے

شادمان لوگ دوسروں کو متوجہ کر لیتے ہیں(فلپیوں18-17:2)۔

6۔خوشی کلام میں پائی جاتی ہے

خدا کا کلام خوشی کی تلوار ہے۔پولس رسول 1 کرنتھیوں 6:13 میں کہتا ہے، کہ محبت بدکاری سے خوش نہیں ہوتی بلکہ راستی سے خوش ہوتی ہے۔"اگر ہم یسوع مسیح کو اپنی زندگیوں سے نکال پھینکیں اور اُس کی ہدایات کو نظر انداز کریں تو یہ ہمارے لئے بدکاری ہے۔یہ ہمارے لئے بدکاری ہے اگر ہم ہمیشہ کی زندگی لینے اُس کے پاس آ گئے اور بعد میں اُس سے الٹے پھر جائیں اور کہیں کہ "اب مجھے اپنی مرضی کی زندگی جینے کے لئے اکیلا چھوڑ دے"۔وہ محبت جو ہمیں یسوع مسیح کی ذات کے ساتھ منسلک کر دیتی ہے وہ راستی میں خوش ہوتی ہے۔خدا کا کلام سچ ہے (یوحنا17:17)۔ زبور 8:19 میں داؤد کہتا ہے کہ خداوند کے قوانین ......دل کو راحت پہنچاتے ہیں۔ اُس خوشی جیسی اور کوئی خوشی نہیں ہے جو مطالعہ، علم، اور خدا کے کلام کا اطلاق کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔

7۔خوشی دائمی ہے

اِس وقت ہم جن چیزوں کا تجربہ پاتے ہیں یا تصور کرتے ہیں، خدا نے اُس سے بھی بہت زیادہ اور حتمی خوشی آسمان پر ہمارے لئے سنبھال رکھی ہے (یہوداہ24)۔

پولس صرف ''خوش رہو'' نہیں کہتا بلکہ ''مسیح میں خوش رہو'' کہتا ہے۔ ہماری خوشی اُن چیزوں کی وجہ سے جو ہمیں مسیح میں حاصل ہیں۔ ہماری خوشی ، زندگی کی شادمانی اُسی مناسبت سے بڑھنے والی ہے جس قدر ہم خداوند یسوع مسیح کی قدر کرتے ہیں۔

اگر آپ نے نجات کے لئے اپنا آپ خداوند کے سپرد کیا ہے لیکن اُسے اپنی زندگی سے باہر ہی روک دیا ہے تو آپ کے لئے خوش ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اگر آپ اُسے اپنی زندگی کے فیصلوں سے دُور رکھتے ہیں، اگر آپ اُس کو اپنی زندگی کا ہادی بننے کی اجازت نہیں دیتے، اپنی زندگی کا دوست نہیں بناتے، اپنی زندگی کا راہنما نہیں بناتے تو آپ خوش نہیں ہو سکتے۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ اُس کی حقارت کریں گے، اُسے رد کریں گے، اپنی زندگی کے دروازے اُس پر بند کر دیں گے اور اس کے بعد بھی خوش ہو سکیں گے تو آپ خود کو بےوقوف بنا رہے ہیں اور اپنی اُس باطنی خوشی پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں جو خدا چاہتا ہے کہ آپ کو حاصل ہو!

اگر آج میرے پاس آپ کے بینک کھاتہ میں دس کروڑ ڈالر ڈال دینے کا اختیار ہوتا، تو آپ میں سے بعض لوگ یقیناً خوشی سے ہوش کھو بیٹھتے۔ ذرا سوچیں کہ جب کسی مشکل کا سامنا ہو، مثلاً گاڑی کے چاروں ٹائر بیٹھ جائیں، تو آپ کے خیال

میں آپ کو کتنی پریشانی ہوگی؟ لیکن اگر میں نے آپ کے بینک کھاتہ میں پیسے ڈالے ہی ہوں اور آپ گھر سے باہر آ کر دیکھیں کہ گاڑی کے چاروں پہیئے بیٹھے ہوئے ہیں تو آپ کے خیال میں آپ کتنی مایوسی ہوگی؟ آپ بالکل مایوس نہیں ہوں گے۔ اگر آپ کے پاس دس کروڑ ڈالر ہوں گے تو آپ صرف ہنسیں گے۔ کوئی بھی بات آپ کو مسئلہ محسوس نہیں ہوگی۔

جب لوگوں کو یہ سمجھ میں آ جائے کہ یسوع مسیح میں انہیں کیا حاصل ہے تو اِسی طرح کا اعتماد زندگی بھر لوگوں کے ساتھ چلتا ہے۔ جب متی 21:6 میں خدا نے کہا کہ ''جہاں تیرا مال ہے وہاں تیرا دل بھی لگا رہے گا'' تو وہ مذاق نہیں کر رہا تھا۔ جب آپ سمجھ جاتے ہیں کہ آپ کو بطور ایماندار یسوع مسیح میں کیا کچھ حاصل ہے تو آپ زندگی کی مشکلات میں بھی ہنسنا شروع کر دیتے ہیں!

یہاں پولس کے حکم میں لفظ ''ہمیشہ'' بھی شامل ہے۔ آپ کو خداوند میں ہمیشہ خوش رہنا ہے، قطع نظر کہ حالات کس طرح کے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ آپ اُس بات کو سمجھتے ہیں جو پولس رسول نے رومیوں 8:28-32 میں کہی کہ ''خدا سب چیزوں سے بھلائی پیدا کرتا ہے'' (اُن کے لئے جو اُس سے محبت رکھتے ہیں)۔

ذرا رُکیں اور سوچیں کہ خدا کا فرزند ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ کا باپ کائنات کا مالک ہے! اُس کی دولت اور اختیار آپ کے وسیع تر تصور سے بھی بہت آگے ہیں! آپ کا باپ آپ سے محبت رکھتا ہے، اور اُس نے وعدہ کیا ہے کہ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گا، آپ کی رہنمائی کرے گا، اور سب ضروریات میں مہیا کرے گا۔ آپ ممکنہ طور پر کس بات سے ناخوش ہو سکیں گے؟

یہ بات بڑی اہم ہے کہ پولس خود دہراتا ہے، ''پھر کہتا ہوں، خوش رہو۔'' یاد رکھیں وہ اِن ایمانداروں سے خوش ہو جانے کی درخواست نہیں کر رہا...... بلکہ انہیں حکم دے رہا ہے۔ پولس کے خوش ہونے کے حکم سے ہم تین اصولات اخذ کر سکتے ہیں:

1۔ ایمان کو حرارت کنٹرول کرنے کا آلہ یعنی تھرموسٹیٹ ہونا چاہیئے نہ کہ صرف حرارت بتانے والا تھرمامیٹر۔ تھرمامیٹر صرف اپنے اردگرد کے ماحول کی عکاسی کرتا ہے۔ تھرموسٹیٹ صورت حال کو کنٹرول کرتا ہے۔ اگر آپ کی جان میں ایمان کا تھرموسٹیٹ موجود ہے، تو جب آپ ناامیدی کی حالت میں چلتے ہیں، آپ اُس صورت حال کو بدل دیں گے، بجائے کہ صورت حال آپ کو بدل ڈالے۔

2۔ مسیحی زندگی کو مرکز سے شروع ہو کر حالات کے موافق بسر ہونا چاہیئے۔ خدا کی تشکیل روح جان اور بدن ہے۔ زیادہ تر ایماندار اپنے ترجیحات کے نشیب وفراز میں زندگی گزارتے ہیں۔ وہ سب سے پہلے بدن کی خدمت کرنے کا سوچتے ہیں، پھر جان کی اور سب سے آخر میں روح کے بارے میں سوچتے ہیں۔ ہم جن چیزوں کی بابت شکوہ شکایت کرتے ہیں اُن میں سے ننانوے فیصد ایسی ہیں جو بدن کو متاثر کرتی ہیں۔ ہر وہ چیز جو بدن کو متاثر کرتی ہے وہ جان پر بھی اثر انداز ہوتی ہے...... جو کہ مزاج ہے...... اور اس کا اثر روح پر ہوتا ہے۔ پس ہم زیادہ تر وقت ناامید رہتے ہیں۔ اس کی بجائے، ہمیں مرکز سے زندگی گزارنی چاہیئے...... یعنی اپنی جان کے مضبوط قلعہ سے۔ جب آپ قلعہ میں رہتے ہیں، تو آپ دیواروں پر چڑھ کر نعرے لگا سکتے ہیں، آپ دشمن پر طنز کر سکتے ہیں اور جان سکتے ہیں کہ وہ آپ کو تکلیف نہیں پہنچا سکتا کیونکہ آپ کی روح بااختیار ہے اور وہ روح کو چھو نہیں سکتا۔

3۔ زندگی کا بھید سب باتوں کو مسیح کے علم کے ماتحت رکھنے میں ہے۔ ہر ایک بات میں خوشی منانے کا مطلب اِس بات کو تسلیم کرنا ہے کہ زندگی کی سب چیزیں یسوع مسیح کے تابع ہیں۔ 2 کرنتھیوں 5:10 میں پولس رسول کہتا ہے کہ "ہر اک خیال کو قید کر کے مسیح کا فرمانبردار" بنا دو۔ زندگی کی ہر طرح کی گمراہیوں، ہر طرح کی باریکیوں اور اُن تمام باتوں کو جو آپ کے خیالوں کو مصروف رکھتی ہیں، لا کر یسوع مسیح کے نُور میں رکھ دیں۔ جب آپ اِن چیزوں کو یسوع مسیح کے ساتھ تعلق رکھنے کی روشنی میں لاتے ہیں تو زندگی میں بہت بڑا فرق ظاہر ہو جاتا ہے۔

دوسرا حکم

"تمہاری نرم مزاجی سب آدمیوں پر ظاہر ہو۔ خداوند قریب ہے۔"

(فلپیوں 5:4)

پولس کا دوسرا حکم کسی بات کو جاننے سے متعلق ہے۔ کوئی بات ہے جس کی بابت پولس رسول چاہتا ہے کہ آپ کی زندگی سے ظاہر ہو...... ایسی بات جو آپ کی "نرم مزاجی" کہلاتی ہے۔ یونانی زبان میں "نرم" کے لئے epieikeo استعمال ہوتا ہے جس میں سے کئی طرح کے معنی پائے جاتے ہیں۔

اِس لفظ کے معنوں کا ایک حصہ یہ ہے "تابعداری کے ذریعہ غالب آنا۔" یہاں یہ نظریہ ہے کہ آپ اپنی زندگی حالات کے تحت نہیں بلکہ حالات پر غالب رہ کر گزاریں، اور یہ کام آپ تابعدار رہ کر کرتے ہیں۔ کیا آپ اپنے حالات پر قابو رکھنا چاہتے ہیں؟ کیا آپ دباؤ کی حالت پر سوار ہو جانا چاہتے ہیں؟ کیا آپ نرم مزاجی

دکھانا چاہتے ہیں؟

یہ لفظ تابعداری کے لئے خواہش مند ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے، بجائے کہ آپ اپنے حقوق کا تقاضا کرتے رہیں۔ پولس کہتا ہے کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنے تعلق میں، اگر آپ باطنی خوشی ظاہر کرنا چاہتے ہیں جو آپ کو مسیح کے ساتھ تعلق پانے کے سبب حاصل ہے، تو لازم ہے کہ آپ سب باتوں کا تقاضا کرنا چھوڑ دیں۔ یونانی لفظ Epieikeo میں رحم سے بھرپور انصاف کا نظریہ پایا جاتا ہے۔ اِس کا مطلب ہے مخالفت کرنے والوں کو برداشت کرنا، ناراض کرنے والوں کے ساتھ نرم رویہ رکھنا، ایسے لوگوں کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا جو اِس کے مستحق نہ ہوں۔ یہ سب کچھ خدا کے فضل سے لطف اندوز ہونے جیسا ہے۔

جب پولس کہتا ہے کہ تمہاری نرم مزاجی ظاہر ہو، تو جملے کی مجہول ساخت کا اہم انداز اشارہ کرتا ہے کہ آپ دوسروں کو اپنے فہم اور خدا کے فضل کی تحسین کا اظہار دیکھنے دیں۔ مسیحی لوگ اکثر سوال کرتے ہیں کہ گواہی دینا مشکل کام کیوں ہے۔ شاید اس کی دو وجوہات ہیں۔ اوّل، وہ مسیح کے ساتھ منسلک نہیں ہیں۔ دوم، لوگ اُن میں ایسی کوئی بات نہیں دیکھتے جس کا تعلق مسیح سے ہو۔ دنیا میں گواہی کی عظیم ترین صورت حال وہ ہے جس کا ذکر 1 پطرس 15:3 میں پطرس نے کیا ہے۔ جب لوگ آپ کے پاس آ کر پوچھیں کہ آپ کو کون سے بات ممتاز بناتی ہے، تو آپ ان کو صرف اتنا جواب دیں، "مسیح جو میری زندگی میں ہے۔" ایسی صورت حال میں گواہی دینا مشکل نہیں ہے۔

اگر آپ خدا کے فضل کو فی الحقیقت سراہتے ہیں، اگر آپ اُن چیزوں کو سراہتے ہیں جو مسیح یسوع میں آپ کو حاصل ہیں، تو دوسرے لوگ ضرور ہی اُن کو دیکھ سکیں گے۔

دوسرے لوگوں کو یہ دکھانے کے لئے کہ آپ یسوع مسیح کے ساتھ کس قدر منسلک ہیں، آپ دوسرے لوگوں کو مسیح یسوع کے نجات بخش علم تک پہنچانے کے لئے اپنے ایلچی ہونے کی تکمیل کا موقع پیدا کرتے ہیں تا کہ وہ بھی اُس کے ساتھ منسلک ہو جائیں جس کے ساتھ آپ بھی منسلک ہیں۔

جب پولس رسول اِس آیت میں کہتا ہے کہ ''خداوند قریب ہے'' تو وہ وقت کی بابت نہیں بلکہ نزدیک ہونے کے بارے میں بات کر رہا ہے۔ اگر آپ ایماندار ہیں، یسوع مسیح آپ میں ہے۔ آپ کو کیوں ایسی زندگی گزارنی چاہئے جیسی وہ چاہتا ہے؟ کیونکہ وہ آپ کے اندر سکونت کرتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی اپنے آپ سے یہ سوال کیا ہے، ''اگر یسوع یہاں ہوتا تو میں کیا کرتا؟'' بہر حال، وہ موجود ہے! پولس کا حکم یہ ہے کہ دنیا پر وہ فضل ظاہر کریں جو ہمیں خدا کی طرف سے اس لئے مِلا کیونکہ یسوع مسیح عین یہاں پر موجود ہے۔

تیسرا حکم

کسی بات کی فکر نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری درخواستیں دعا اور منت کے وسیلہ سے شکر گزاری کے ساتھ خدا کے سامنے پیش کی جائیں۔'' (فلپیوں 6:4)

یہ ایک اور حکمیہ جملہ ہے۔ یونانی لفظ Merimmao کا ترجمہ ''فکر کرنا'' کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں ''سوچوں میں تقسیم رہنا''۔ سوچوں کی تقسیم کی وجہ فکر مندی ہے۔ پولس کہہ رہا ہے کہ ''فکر کرنا چھوڑ دو۔'' ایک بار پھر زمانہ حال کا حکمیہ جملہ ہمیں بتاتا ہے کہ ہم فکروں پر غالب آتے رہیں۔

جملوں میں جب بھی صیغہ مجہول اور حکمیہ انداز استعمال کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جس بات کا حکم دیا گیا ہے آپ کو وہ کام کرنے کا ہی انتخاب کرنا ہے۔لوگ کہتے ہیں''بس میں فکر کرنا نہیں چھوڑ سکتا۔'' یہ سچ نہیں ہے۔فکر مندی کا بھی ایک حل ہے ۔پولس یہ نہیں کہتا کہ،''چھوٹی چیزوں کی بابت فکر مت کرو، اور صرف بڑی بڑی چیزوں کی بابت فکر کرو۔'' وہ کہتا ہے،''کسی بات کی فکر نہ کرو۔اپنے خیالات کو تقسیم مت ہونے دو، مزید یہ کہ جو فضل آپ کو مسیح میں حاصل ہے اُس سے دُور نہ ہو۔''

خدا آپ کو کبھی کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیتا جو آپ نہ کر سکتے ہوں۔فکروں پر فتح پائی جا سکتی ہے ۔فکر مند ہو جانا انسانی فطرت کے الٰہی منصوبے کے ساتھ متصادم ہونے کا نتیجہ ہے۔خدا کے پاس آپ کی زندگی کے لئے ایک منصوبہ ہے اور وہ اُس منصوبے کو پورا کرے گا۔فکر مندی اور ایمان کا کوئی میل جول نہیں۔

پولس رسول ایک ایسی چیز دکھانے کے لئے جو فکر سے یکسر مختلف ہے، یونانی زبان کا مضبوط ترین تقابل استعمال کرتا ہے، اوہ وہ چیز ہے دُعا۔وہ یہاں تین مختلف الفاظ استعمال کرتا ہے ۔پہلا لفظ،proseuchomai ''پروسیو چومائی'' ہے جس کا ترجمہ یہاں پر''دعا'' کیا گیا ہے۔اس کے معنی ہیں''اپنے مقصد کی درخواستیں یا مناجات پیش کرنے کی تگ و دو کرنا'' اِس بات پر زور دیتے ہوئے کہ آپ خداوند کے ساتھ رُوبرو ہیں۔آپ اُس کے سامنے آتے ہیں، یا جیسے بعض لوگ کہتے ہیں، آپ ''مناجات خداوند کے پاس لے جاتے ہیں۔''

خداوند تک پہنچنے کے بعد آپ مناجات پیش کرتے ہیں۔یونانی لفظDeesis

''دِیسں'' کے معنی یہ ہیں کہ آپ ''اپنی ضرورت کو بیان کرتے یا درخواست کرتے ہیں۔'' یسوع نے کہا کہ ہمارا باپ ہمارے مانگنے سے پیشتر ہی جانتا ہے کہ ہماری کیا ضروریات ہیں (متی 8:6)۔ پھر وہ کیوں چاہتا ہے کہ ہم دعا کریں؟ کیونکہ دعا خدا کے ساتھ ہماری بات چیت کا حصہ ہے۔ خدا اِس بات کو تسلیم کرتا ہے، گو ہم بعض اوقات نہیں کر پاتے، کہ رفاقت ایک مخلص اور حقیقی گفت وشنید کا تقاضا کرتی ہے۔ بات چیت کے بغیر رشتہ قائم نہیں کیا جا سکتا۔

ہمیں ''شکر گزاری'' کے ساتھ دعا کرنے کی ضرورت ہے۔ یہاں ایک بار پھر یونانی زبان کے لفظ Charis سے مشتق Eucharisteo ''یوخرستیو'' ہے جس کا مطلب ہے ''فضل''۔ Eu حرفِ جار ہے جس کے معنی ہیں ''اچھا یا خُوب''۔ Teo فعل ''دینا'' کا اختتام ہے۔ جب آپ شکر گزاری کرتے ہیں تو خدا کے فضل کے لئے تحسین کا اظہار کرتے ہیں۔ شکر گزاری کا کہنا ہے کہ آپ کو معلوم ہے کہ فضل ایک بخشش ہے جس کے آپ نہ ہی مستحق ہوتے ہیں اور نہ ہی اِسے محنت سے حاصل کر سکتے ہیں۔ اِس کا کہنا ہے کہ آپ کو اِس بات کا ادراک ہے کہ فضل کی وجہ صرف یہ ہے کہ خدا رحم سے بھرا ہے۔ دعا کے سارے نظام کی بنیاد فضل کے اصول پر ہے۔ جب آپ خداوند کے حضور جاتے ہیں، آپ اُسے اپنی درخواستیں بتاتے ہیں، پھر اُس کی پیشگی شکر گزاری کرتے ہیں کہ وہ آپ کی درخواستوں پر کام کرے گا۔

مسیحیوں میں ایک عمومی نظریہ گردش کر رہا ہے کہ اگر آپ صرف دعا کریں اور صرف مطلوبہ حد تک ایمان رکھیں تو جو کچھ چاہیں وہ ہو جائے گا۔ بائبل مقدس ایسی کوئی بات کسی جگہ پر بھی نہیں سکھاتی۔ خدا جو کچھ آپ کو دیتا ہے اس کی بنیاد اُس کی مرضی پر

ہے۔دعا کا بھید 1یوحنا5:14-15 میں کھولا گیا ہے۔کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی دعائیں طاقتور ہوں؟ یہ انتہائی سادہ بات ہے: خدا کی مرضی کے مطابق دعا کریں۔ آپ کہیں گے ''لیکن میں تو خدا کی مرضی کو نہیں جانتا۔'' اس بات کا بھی ایک حل ہے......اُس کی مرضی تلاش کریں!'' اُس کی مرضی یہ ہے کہ آپ اُس کے فیصلوں پر شکرگزار ہوں۔ ہمیں 1 تھسلنیکیوں 5:17 میں بتایا گیا ہے کہ اِس طرح دعا کریں ''بلاناغہ دعا کریں'' اوراس سے بالکل اگلی آیت میں ہمیں کہا گیا ہے کہ ''ہر بات میں شکرگزاری کریں۔'' خدا کا کلام کہتا ہے کہ پہلے خدا کی مرضی کے متلاشی رہو، دیکھو کہ وہ کیا چاہتا ہے، پھراس کے مطابق دعا کرو، اور آپ پُراعتماد ہو سکتے ہیں کہ وہ سب کچھ آپ کو ملنے والا ہے۔

تابعداری کا نتیجہ

''تو خدا کا اطمینان جو سمجھ سے بالکل باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کو مسیح یسوع میں محفوظ رکھے گا۔'' (فلپیوں 4:7)

یہ آیت مرکزی پیغام ہے۔ یہ ہمیں بتاتی ہے کہ ہماری تابعداری کے نتیجہ میں خدا ہمارے لئے کیا کرنے والا ہے۔ یہاں جس لفظ کا ترجمہ ''اطمینان'' کیا گیا ہے یونانی زبان میں وہ لفظ Eirene ہے جس کا مطلب ہے ''روحانی خوشحالی۔'' ازروئے بائبل مقدس، اطمینان کا مطلب پریشانی یا مشکل حالات کا نہ ہونا نہیں ہے۔ یہ اُس سکُون کی طرف اشارہ ہے جو حالات سے قطع نظر، آپ کی جان میں ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ ''خدا کا اطمینان'' کہلاتا ہے۔ یہ اُسی کی ملکیت ہے۔ آپ کے خیال میں آج

خدا کتنا فکر مند ہے؟'' کیا آپ یہ سوچتے ہیں کہ قادرِ مطلق خدا اِس دنیا کی حالت اور آپ کی صورت حال پر افسوس کے ساتھ ہاتھ مل رہا ہے؟

خدا کا اطمینان ایسی روحانی خوشحالی ہے جو آپ کو یاد دلاتی ہے کہ اُس کو پا کر آپ کِس قدر امیر ہو جاتے ہیں۔ یہ آپ کو یاد دلاتا ہے کہ آپ زندگی میں خواہ کیسی ہی باتوں سے گزریں، خواہ آپ اِس دنیا کی دولت کے اعتبار سے جتنے بھی غریب ہوں، سب سے عظیم ترین چیز آپ کی ملکیت ہے......یعنی آپ کے پاس خداوند یسوع مسیح ہے!

یہ اطمینان ہر طرح کی سمجھ سے بالاتر اور باہر ہے۔ یہاں ''باہر'' کے معنی ہیں ''بعید'' یا دُور۔ خدا کا اطمینان آپ کو خیالوں کی طاقت سے بھی آگے لے جائے گا۔ پولس کہہ رہا ہے کہ خدا کا اطمینان انسانی عذر سے متضاد ہے اور ذہن کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے بھی بہت آگے نکل جاتا ہے۔ تاہم یہ ایسی چیز ہے جو آپ کے دلوں اور خیالوں کو محفوظ رکھے گی، جنہیں اِس دنیا میں، جہاں ہم زندگی بسر کرتے ہیں، تحفظ کی ضرورت ہوتی ہے۔

محفوظ رکھنا کے لئے یونانی لفظ Phroureo کا مطلب ہے ''دیکھ بھال کرنا، حفاظت قائم کرنا، محافظ (سنتری) کی طرح کھڑے ہونا۔'' پولس کہہ رہا ہے کہ خدا کا اطمینان ہماری جان کا محفوظ قلعہ بن جاتا ہے۔ قلعہ بند جگہ مضبوط اور محفوظ ہوتی ہے۔ دشمن کے علاقہ میں، ایک ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں آپ کے لئے اطمینان ڈھونڈنا ممکن ہوسکتا ہے۔

آپ کو زندگی کی سختیوں سے پناہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ اِس دنیا میں

اطمینان کی جگہ کی بے سُود تلاش کریں گے۔اطمینان صرف اُس جان میں پایا جاسکتا ہے جو خدا کی قدرت پر بھروسہ کرتی ہے۔

چوتھا حکم

''غرض اے بھائیو! جتنی باتیں سچ ہیں اور جتنی باتیں شرافت کی ہیں اور جتنی باتیں واجب ہیں اور جتنی باتیں پاک ہیں اور جتنی باتیں پسندیدہ ہیں اور جتنی باتیں دلکش ہیں غرض جو نیکی اور تعریف کی باتیں ہیں اُن پر غور کیا کرو۔'' (فلپیوں 8:4)

اِس آیت میں پولس رسول تین مصرعے دیتا ہے،اِن میں سے ہر جملہ ایک اصول اور اس کا اطلاق پیش کرتا ہے۔''جتنی باتیں سچ ہیں'' وہ قابلِ عزت عمل ہے۔''جتنی باتیں واجب ہیں''یا''راست'' ہیں وہ سب پاک،معصوم اور بے الزم اور بے داغ ہیں۔''جتنی باتیں پسندیدہ ہیں'' اس کا مطلب ہے محبت کے لئے دلکش، یہ باتیں دوستانہ اور اچھے چال چلن کی ہیں۔''تعریف کے لائق'' کے معنی ہیں صفت یا خوبی،اور خوبی دراصل کاموں کو درست انداز میں کرنے کی لیاقت ہے۔

پولس کہتا ہے کہ ''ان پر غور کیا کرو''۔یہاں پر یونانی زبان کا فعل Logizomai استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے''چیزوں کا حساب کتاب کرنا، شمار میں لانا۔'' یہ پولس کا چوتھا حکم ہے کہ اِن چیزوں کا حساب کتاب کرو۔کیا آپ نے کبھی زندگی میں راستبازی کا حساب کتاب کیا ہے؟ سچائی کے ساتھ؟ کیا آپ ہر روز حساب کتاب کرتے، اور اپنی زندگی میں حساب کتاب کے اصول پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں؟

یہ آیت الٰہی اندازِ سوچ کی بابت کہہ رہی ہے۔پولس کہتا ہے کہ'' آدمیوں کی

طرح سوچنا چھوڑ دو، خدا کی طرح سوچنا شروع کرو۔ راستبازی، سچائی اور خدا کے کلام کی بابت سوچو۔ پورا دھیان دو۔ اپنے خیالات کو ایسی باتوں میں مصروف رکھو۔" یہ زمانہ حال کا ایک اور حکمیہ جملہ ہے، پس یہ ہمیں کہتا ہے کہ اپنے خیالات کو اِن باتوں میں مصروف رکھیں، اور اُس طرح سوچ رکھنا شروع کریں جس طرح خدا سوچتا ہے۔

پانچواں حکم

"جو باتیں تُم نے مجھ سے سیکھیں اور حاصل کیں اور سُنیں اور مجھ میں دیکھیں اُن پر عمل کیا کرو تو خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے تمہارے ساتھ رہے گا۔" (فلپیوں 9:4)

جو باتیں فلپیوں نے "سیکھیں اور حاصل" کی تھیں اُن باتوں کا تعلق اُن کی علمی تربیت سے تھا۔ جو باتیں انہوں نے پولس اور دوسرے لوگوں میں "سُنی اور دیکھی" تھیں اُن کا تعلق عملی تجربات سے تھا۔ پولس انہیں ان سب باتوں پر عمل کرنے کے لئے کہتا ہے۔ یونانی زبان کا فعل Prasso ایک اور حکمیہ فعل ہے۔ پولس کا پانچواں حکم یہ ہے کہ اِن باتوں پر لگاتار عمل کیا جائے، جو باتیں آپ نے سیکھیں ہیں اُن کا اپنی زندگی پر لگاتار اطلاق کریں۔

اِس اقتباس میں پانچ حکمیہ فقرے ہیں: خوش رہو، اپنی نرم مزاجی ظاہر کرو، دعا کرو، سوچو اور عمل کرو۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہر ہونے والے کام میں آپ کی جان حفاظت میں رہے، اگر آپ چاہتے ہیں کہ دشمن کی طرف سے آپ کی طرف پھینکی گئی کسی بھی چیز کے باوجود آپ کو کامل اطمینان حاصل رہے، تو آپ کو انتخاب کرنا ہوگا۔ دراصل کوئی بھی ایسی چیز نہیں ہے جو اُس جان کے اطمینان کو ڈگمگا سکے جس نے خدا کے فضل پر نظریں مرکوز کر رکھی ہوں!

پبلشر

فیصل جان، پاسٹر آف گریس بائبل چرچ عارف والا، پاکستان

www.gbcpakistan.org

Email:gracebiblechurchpakistan@gmail.com

مزید معلومات کیلئے رابطہ: مبشر کرِس ہیرس 0301-7314080